REGD. No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ

الفضل

لاہور

فون ۲۹۷۹

قیمت ۱ر

اتوار ۲۵ ذوالحجہ ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۴ ● ۸ اخاء ۱۳۲۹ ہش ★ ۸ اکتوبر ۱۹۵۰ء ● نمبر ۲۳۱

اخبارِ احمدیہ

رتن باغ لاہور ۷ اکتوبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو پھر نقرس کا دورہ شروع ہے۔ کھانسی میں کچھ افاقہ ہے لیکن سر میں درد ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

رتن باغ لاہور ۷ اکتوبر۔ حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کے سر، آنکھوں اور کمر میں درد ہے احباب حضرت ام المومنین کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

رتن باغ لاہور ۷ اکتوبر۔ مکرم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کو آج پھر ضعف زیادہ ہے۔ زکام بھی ہو گیا ہے احباب موصوف کو خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

افغانی لشکر پسپا کر دیا گیا۔ قبائلیوں نے پاکستانی فوجوں کا ساتھ دیا!

کوئٹہ ۷ اکتوبر۔ سٹار کے نامہ نگار کو آج معلوم ہوا ہے کہ افغانستان کا جو مسلح لشکر پاکستان کی حدود میں گھس آیا تھا۔ اسے پاکستان کی سول مسلح فوج۔ پاکستانی فوج اور فضائی فوج نے مار بھگایا ہے اور فضائی اطلاعات کے مطابق اب وہ افغانی سرحدوں کے پار ادھر ادھر منتشر ہو گیا ہے یاد رہے کہ ۳۰ ستمبر اور یکم اکتوبر کی درمیانی شب کو ۳ سو سے ۵ سو تک افغانی فوجی سفید کپڑوں میں مشین گنوں اور دیگر آتشیں اسلحوں سے مسلح ہو کر چمن اور دوبندی کے درمیان پاکستان کی حدود میں گھس آئے تھے۔ اس لشکر کا کمانڈر بریگیڈیئر عفور جان تھا۔ یہ لشکر صبح کے پانچ بجے کے قریب پاکستانی حدود میں داخل ہوا۔ ۲ اکتوبر کو سرحد کی گشتی فوج سے اس کی مٹھ بھیڑ ہوئی۔ جس سے ان کے کئی سپاہی ہلاک ہوئے لیکن ۳ اکتوبر کو اسے پاکستان کی باقاعدہ فوجوں نے جا لیا۔ اور مار بھگایا۔ سرحد کے ساتھ بسنے والے قبائلیوں نے انتہائی مستعدی کے ساتھ پاکستانی فوجوں کی ہر ممکن امداد کی۔

افغانوں کی مسلح فوجی مداخلت پر وزیر اعظم پاکستان کا کابل حکومت کو انتباہ

کراچی ۷ اکتوبر۔ آج ایوان کو خان لیاقت نے بتایا کہ حال ہی میں افغانستان کی طرف سے پاکستان کی حدود میں جو مسلح فوجی مداخلت کی گئی ہے اس پر حکومت نے کابل حکومت کو ایک سخت احتجاجی مراسلہ ارسال کیا ہے۔ جس میں لکھا گیا ہے کہ ایسے اہم علاقوں میں امن و امان کو متزلزل کرنے کی کوششوں کے نتائج سخت خطرناک ہوں گے۔ پاکستان امن کا حامی ہے لیکن وہ کسی کی دھمکیوں سے مرعوب بھی ہونے کا نہیں۔ آپ نے ایوان کو بتایا۔ کہ آج تک افغانستان کی طرف سے جتنی ایسی مداخلتیں ہوئی ہیں یہ ان سب سے بڑی اور منظم تھی۔ اس دفعہ افغانستان کی مسلح فوج مشین گنوں اور توپوں سے مسلح ہو کر آئی۔ اور اس نے سرحدی سول فوج پر گولیاں برسا کر چار میل اندر آ کر بغرہ درہ پر قبضہ کر لیا۔ اس پر باقاعدہ پاکستانی فوج بھیجی گئی جس نے اسے ہر طرف سے آڑے ہاتھوں لیا اور مار بھگایا۔

آپ نے بتایا کہ ہماری ہر ممکن مصالحانہ مساعی کے باوجود کابل حکومت کی طرف سے معاندانہ اور غیر اسلامی سلوک جاری رہا ہے۔ اور اب تو اس کے ریڈیو اور اخبارات کا رویہ نہایت ہی مکروہ ہے بلکہ وہ کھلم کھلا جنگ کی دھمکیاں دے رہا ہے۔ اور پروپیگنڈا کر رہا ہے کہ پاکستان نے اس کی اقتصادی ناکہ بندی کر رکھی ہے۔ اس کے بعد وزیر اعظم نے تمام وہ مراعات بالتفصیل بتائیں جو حکومت پاکستان نے دے رکھی ہیں۔ آپ نے مسٹر ہاشم گزدر کے ایک ضمنی سوال پر کہ ہم معاندانہ سرگرمیوں کے باوجود یہ سلوک کیوں روا رکھے ہوئے ہیں۔ کہا۔ افغانی عوام ہمارے اسلامی بھائی ہیں۔ لالچی حکمرانوں کی بداعتدالیوں کی وجہ سے پہلے ہی ان کی اقتصادی حالت بہت خراب ہو چکی ہے ہمارے دست کش ہو جانے سے ان پر عرصۂ حیات اور بھی تنگ ہو جائے گا۔

نومبر میں خاص اجلاس

کراچی ۷ اکتوبر۔ آج پاکستان دستور یہ کا تیسرے پہر کا اجلاس منسوخ ہو گیا۔ کیونکہ مسلم لیگ پارلیمنٹری پارٹی نے مزید غور و خوض کے لئے التواء کی درخواست کی تھی معلوم ہوا ہے کہ بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی عارضی رپورٹ پر غور کے لئے اسمبلی کا ایک خاص اجلاس نومبر میں بلایا جائے گا جس میں ارکان کی سات سو ترامیم پر مکمل بحث ہو گی۔

علاقہ جاتی فوج رکھی جائے گی!

کراچی ۷ اکتوبر۔ آج ایوان نے متفقہ طور پر خان لیاقت کا یہ بل پاس کر دیا۔ جس میں علاقہ جاتی فوج رکھنے کے لئے کہا گیا تھا۔ آپ نے بتایا کہ تربیت دینے والا سٹاف ملتے ہی سکولوں اور کالجوں میں لازمی فوجی تعلیم کا کام شروع کر دیا جائے گا۔ ان فوجوں میں بلا لحاظ مذہب رنگ و نسل ہر پاکستانی بھرتی کیا جائے گا۔

ناجائز اناج اور گاڑیاں ضبط کی جائیں

کراچی ۷ اکتوبر۔ آج پاکستان دستوریہ نے پیرزادہ عبدالستار کے ایک ایسے بل کی منظوری بھی دی جس کی رو سے مشرقی بنگال سے ناجائز طور پر بھیجا جانے والا اناج اور گاڑیاں وغیرہ جن پر لد کر جا رہا ہو حکومت ضبط کر سکے گی

کمیونسٹوں کا شمالی تبت پر حملہ!

سنکیانگ ۷ اکتوبر۔ نیو چائنا نیوز ایجنسی کی اطلاع کے مطابق چینی فوجیں شمالی تبت میں داخل ہو گئی ہیں وہ سنکیانگ پر قبضہ کرنے کے بعد شمالی تبت میں داخل ہوئی ہیں۔

جنگِ کوریا

ٹوکیو ۷ اکتوبر۔ جنوبی کوریا کی فوجیں شمالی کوریا کی مشرقی ساحل پر سب سے بڑی بندرگاہ وان سانگ سے صرف چند میل فاصلے پر رہ گئی ہیں۔ وان سانگ شمالی اور جنوبی کوریا کی سرحد سے ۸۰ میل کے فاصلے پر ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ اگلے مہینے ایک دلندیزی بٹالین جنگ کوریا میں شمولیت کے لئے پہنچ جائے گی۔

صوبائی لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس

کراچی ۷ اکتوبر۔ آج پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے مسئلہ کشمیر کے فیصلے میں تاخیر اور پنجاب میں سیلاب سے تباہ کاری پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ اور کئی قراردادیں پاس کیں۔ یہ تمام قراردادیں کل صوبائی کونسل کے اجلاس میں پیش ہوں گی۔ ان کے علاوہ کونسل چودھری خلیق الزمان کے استعفے پر اور آئین میں مناسب تبدیلیوں پر بھی غور کرے گی۔

متروکہ املاک کے آرڈیننس میں توسیع

کراچی ۷ اکتوبر۔ ۱۹۴۷ء سے شہری منقولہ جائداد کے تبادلے کے آرڈیننس کی میعاد میں مزید چھ ماہ کی توسیع کر دی گئی ہے۔ بشرطیکہ ان کا سمجھوتہ ۲۶ جنوری ۱۹۴۹ء سے پہلے ہو چکا ہو اور ۵۰ فیصدی رقم ادا کی جا چکی ہو۔

تجارتی معاہدہ

کراچی ۷ اکتوبر۔ پیر کے روز پاکستان اور ہنگری میں ایک تجارتی معاہدے پر دستخط ہو جائیں گے ابتدائی گفتگو ختم ہو چکی ہے

سلامتی کونسل میں حصول نشست کیلئے لبنان و ترکی کی کوشش

لیک سکسیس ۷ اکتوبر۔ سلامتی کونسل میں مصر کی جو نشست خالی ہو رہی ہے اس کے حصول کیلئے لبنان اور ترکی سر توڑ کوششیں کر رہے ہیں۔ لبنان کو ۲۴ تحتہ ووٹوں کی حمایت حاصل ہے ترکی کے مندوب اعلیٰ نے اس امر کا اظہار کیا ہے کہ وہ انتخاب کو ایک ماہ کیلئے ملتوی کرنے کی درخواست کریں گی (داسار)

مجالس خدام الاحمدیہ فوری توجہ کریں

ڈاکٹروں اور کمپونڈروں کی فوری ضرورت

مجلس خدام الاحمدیہ اپنے ہاں خاص تحریک کر کے فوری طور پر سیلاب زدگان کی طبی امداد کے لئے ڈاکٹر اور کمپونڈر ربوہ میں ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کے پاس بھجوائیں، جہاں سے انہیں طبی امداد کے لئے سیلاب زدہ علاقوں میں دس پندرہ روز کے لئے بھجوایا جائے گا۔ مجالس اس اعلان کو نہایت ضروری تصور کریں۔

(مرزا) ناصر احمد
نائب صدر
خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سیلاب زدگان کی امداد کا ہفتہ

کراچی ۷ اکتوبر۔ آل پاکستان وومن ایسوسی ایشن پیر سے سیلاب زدگان کی امداد کا ایک ہفتہ منا رہی ہے۔ اس ہفتے میں سوشل ورکرز بلے لگا کر سیلاب زدگان کے لئے کپڑے۔ نقدی اور دیگر اشیاء فراہم کرینگی

کراچی ۷ اکتوبر۔ مدیران جرائد کی کانفرنس نے ایک قرارداد میں پبلک سیفٹی ایکٹ کے اطلاق کو ناتسلی بخش قرار دیا ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۲۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع

اور

اُس کے اخراجات

۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۵۰ء

مجالس کو متعدد سرکلر لیٹرز کے ذریعہ اطلاع دی جا چکی ہے کہ ہمارا آئندہ سالانہ اجتماع مندرجہ بالا تاریخوں میں ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے یہ خدام الاحمدیہ کا دسواں اجتماع ہے۔ اور جماعت کے نئے مرکز ربوہ میں دوسرا۔ اجتماع کی تاریخیں قریب آ رہی ہیں۔ مگر ابھی بہت زیادہ تعداد میں ایسی مجالس ہیں جنہوں نے اجتماع کے اخراجات پورا کرنے کے لئے چندہ اجتماع مرکز میں نہیں بھجوایا۔ اس وجہ سے سامان کی خرید میں سخت دقت پیش آ رہی ہے۔

جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ گزشتہ ہفتہ انہیں ان کے بجٹ کے مطابق چندہ کی تفصیل بھجوائی جا چکی ہے گو یہ پوری نہیں۔ کیونکہ اکثر بجٹ بھی نامکمل ہیں تاہم مجالس کو توجہ دلانے کے لئے یہ کافی تھا۔

یہ اعلان پھر بطور یاد دہانی ارسال ہے۔ چندہ اجتماع جلد تر ارسال کر کے مرکز میں بھجوانا ضروری ہے ورنہ تمام کاموں میں روکاوٹ پیدا ہو جانے کا احتمال ہے۔ قائدین مجالس فوری توجہ کریں۔ چندہ اجتماع وصول کر کے ساتھ ساتھ مرکز میں بھجواتے رہیں۔ (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سیکرٹریان تعلیم و تربیت کا تقرر

جن جماعتوں میں ابھی تک سیکرٹری تعلیم و تربیت کا انتخاب نہیں ہوا۔ ان کو چاہیئے کہ اب کسی موزوں دوست کو جو اپنے عہدہ کے فرائض کو سرگرمی اور مستعدی کے ساتھ ادا کرنے والے ہوں۔ اس صیغہ کے سیکرٹری منتخب کر کے ان کی منظوری مرکز سے حاصل کریں۔

نیز تمام سیکرٹریانِ تعلیم و تربیت کا فرض ہے۔ کہ اپنی کارگذاری اور جماعت کے حالات کی رپورٹ باقاعدہ ہر ماہ کے شروع میں بھجوایا کریں۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

ح میں گذشتہ دو روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

ایک غیر احمدی دوست کے نام

مجھے یہ کفر بہتر ہے مری اسلام سے توبہ

سکون و صبر و اطمینان کا بکھرا ہے شیرازہ … تصوّر سے ہے باہر آج میرے غم کا اندازہ
اوکاڑہ سے ملا ہے اک مرقع درد و حسرت کا … کہ ہم رازوں نے تیرے اک نہتّا ذبح کر ڈالا
بدل کر بھیڑیے یوں پل پڑے اسلام کے شیدا … جلا کر رکھ دیا انسانیت کا اک حسین غنچہ
کچھ اس انداز سے یورش ہوئی عصیاں شعاروں کی … نظر پتھرا گئی اخلاق کی روشن بہاروں کی
فغاں برلب ملا ہوگا جو یہ کشتہ پیمبرؐ سے … یقیناً خون ٹپکا ہوگا اُن کے قلبِ اطہر سے
فرشتوں کی مقدّس روح بھی گھبرا گئی ہوگی
وہ صورت چاند سی یہ دیکھکر شرما گئی ہوگی

فریبِ اکثریت کا بھی نشّہ کیا عجب شے ہے … کہ ذرّہ بھول جائے میں ہوں ذرّہ کیا عجب شے ہے
پلائے سم۔ مگر اصرار یہ ہو۔ انگبیں مانو … نچوڑے خونِ دل لیکن بضد ہو۔ زندگی جانو
وہ استبداد کی رنگت کو سمجھے نورِ ایمانی … وہ لُوٹے خلق کے روندوں کو از راہِ نگہبانی
وُہ بالکل بھُول جائے اس جہاں کا اک خدا بھی ہے
وہ مالک اس کے یہ کارِ زبوں سب دیکھتا بھی ہے

جو قادر ہے ہر اک جابر کا قصّہ پاک کر ڈالے … جسے طاقت ہے شیطانی عزائم خاک کر ڈالے
دھُنک کر رکھ دے روئی کی طرح جو کوہساروں کو … جلا کر راکھ کر ڈالے مہکتے لالہ زاروں کو
جو لحظہ میں یہ ناپاکی جھٹک کر جھاڑ سکتا ہے … ان ایوانوں پہ بیماری کے جھنڈے گاڑ سکتا ہے
غضب جس کا طرب زاروں کی رعنائی نگل جائے … نگاہیں دیکھتے ہی نخوتوں کا خم نکل جائے
جھُکا سکتا ہے گردن اچھے اچھے کج کلاہوں کی … جو مُٹھی بھر کو دے سکتا ہے طاقت بادشاہوں کی
وہ بے بس بھی تو آخر حلقۂ زنجیرِ ملّت تھا
وہ اچھا تھا۔ بُرا تھا۔ نام لیوا تھا محمّدؐ کا

سمجھتا تھا وہ ٹھنڈک دل کی تسکینِ پیمبرؐ کو … بہر انداز پھیلاتا تھا وہ دینِ پیمبرؐ کو
محمّدؐ کے غلاموں پہ یہ مشقِ فتنہ انگیزی … خدا کا نام لے کر اس کے ہی بندوں کی خونریزی
اسی بوتے پہ کہتے ہو کہ ہم جیسے ہی بن جاؤ
مجھے اگر ذرا اسلام کے معنے تو سمجھاؤ
میں شاعر ہوں! میں نالوں کو ترانے کس طرح کہدوں … حقائق ہیں حقائق کو فسانے کس طرح کہدوں
سراسر تیرگی کو روشنی کا نام کیوں دیدوں … زیاں کاری کو آخر عظمتِ اسلام کیوں دیدوں
مرا دل مکر و فن کی رہبری کو سہہ نہیں سکتا
ازل سے جو کھرا ہے اس کو کھوٹا کہہ نہیں سکتا

اگر اسلام کہتے ہیں صداقت کے مٹانے کو … اگر اسلام کہتے ہیں نہتّوں کے ستانے کو
اگر اسلام قرآں سے تکدّر اخذ کرتا ہے … مناجاتِ محمدؐ سے تنفّر اخذ کرتا ہے
اگر اسلام یہ ہے حق سے دل کو لاگ ہو جائے … جہاں روشن فضائیں ہوں وہیں سے روح گھبرائے
اگر اسلام مکر و فن کا کاروبار ہے یکسر … جفا و جورِ بے جا کا علمبردار ہے یکسر
تو پھر اس مظہرِ خلقِ برائے نام سے توبہ
مجھے یہ کفر بہتر ہے مِری اسلام سے توبہ

ثاقب زیروی

دفترِ دوم

اور

خُدام الاحمدیہ

"میں نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا بار اسی لئے اٹھایا ہے تا جماعت کے نوجوانوں کو دین کی طرف توجہ دلاؤں۔ سو میں سب سے پہلے ان کے سپرد یہ کام (دفتر دوم کے وعدوں کے حصول کا کام) کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے ایمان کا ثبوت دیں گے اور کوشش کریں گے کہ ساری کی ساری رقم وصول ہو جائے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

دفتر دوم کے وعدوں کی وصولی کی ذمہ داری سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس ارشاد کے مطابق خدام الاحمدیہ کے سپرد فرمائی ہے۔ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر دفتر دوم کے متعلق ہر مجلس کی کارگذاری حضرت اقدس کے حضور پڑھ کر سنائی جائے گی۔ آپ کی مجلس کے وعدے سو فیصدی وصول ہو کر اس سے قبل داخل خزانہ ہو جانے چاہئیں۔

(وکیل المال ثانی)

درخواستہائے دُعا

برادرم عبدالقادر صاحب آف نیلہ گنبد لاہور کی والدہ ماجدہ حج کے لئے تشریف لے گئی ہوئی ہیں انہوں نے اپنے تازہ خط میں لکھا ہے کہ عرفات میں ایک حادثہ پیش آنے کی وجہ وہ بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے اور بخیر و عافیت واپس پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں۔

۲۔ مولوی محمد احمد صاحب ثاقب لاہور

درخواست دُعا

میرے والد جناب چوہدری محمد علی خان صاحب کچھ دنوں سے بیمار ہیں۔ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور درویشان قادیان اور احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

خاکسار ممتاز احمد ایجنٹ برما شیل

نواب شاہ سندھ

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

مورخہ ۸ ر اکتوبر ۱۹۵۵ء

تؤمِنُونَ بِاللّٰہِ وَرَسُولِہٖ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو لوگ احمدیت دشمنی میں احراریوں اور مودودی صاحب کی جماعت کے ارکان سے بھی کہیں زیادہ احراری ہیں۔ ان میں سے شاید جناب مولانا آغائے مرتضیٰ احمد مکیکش معاصر روزنامہ "مغربی پاکستان" کے مدیرِ محترم کا نام سرِ فہرست لکھا جا سکتا ہے۔ احراری کوئی بھی افترا گھڑیں۔ آپ کے کان میں اس کی بھنک بھی پڑ جائے۔ تو آپ اس کی بنیاد پر ایسا محل تیار کر کے رکھ دیتے ہیں۔ کہ جس کو دیکھ کر احراری بھی مبہوت اور بھونچکے رہ جاتے ہیں۔ اور اس کے مقابلہ میں اپنے پھوہڑ پن پر شرم سے عرق عرق ہو جاتے ہیں۔ آپ کو اس فن میں ایسا کمال حاصل ہے۔ کہ آپ کو اس امر کی قطعاً ضرورت نہیں۔ کہ احراریوں کی افترا کا پہلے مطالعہ فرمالیں۔ آپ کے لئے بس اتنا ہی کافی ہے۔ کہ کوئی کہہ دے۔ کہ فلاں شہر میں کچھ ایسا واقعہ ہوا ہے۔ جس سے احراریوں اور احمدیوں کا تعلق ہے۔

سیالکوٹ کے پرامن احمدیہ جلسہ پر جب احراریوں نے اینٹیں پھینکیں۔ اور معصوموں کو زخمی کیا۔ اور احمدیوں نے ایسے بے مثال سکون و صبر کا مظاہرہ کیا۔ جس کو دیکھ کر غیر احمدیوں نے بھی ان کی تعریف اور احراریوں پر لعن کی۔ اور الفضل نے جب یہ لکھا کہ حالانکہ احمدیوں کو حق دفاع پہنچتا تھا۔ کہ وہ حملہ آوروں کا مقابلہ کرتے۔ مگر انہوں نے ایسا بھی نہ کیا۔ تو اس سے آپ نے یہ نتیجہ اخذ فرمایا۔ کہ احمدیوں نے فساد کی پہلے ہی خوب تیاری کی ہوئی تھی۔ احراریوں نے جو اس سے پہلے بیان شائع کر چکے تھے۔ اور جس میں تیاری کا کوئی ذکر اذکار نہیں تھا۔ جب یہ پڑھا۔ تو انہیں بہت ہی شرمندہ ہونا پڑا۔ اور اسکی تلافی کرنے کے لئے ایک اور بیان جاری کر دیا۔ جس میں مکیکش صاحب کے اشارے سے فائدہ اٹھا کر احمدیوں کی تیاری کی افترا بھی شامل کر دی گئی۔ اگرچہ ایسا کرنے سے انہوں نے اپنے ہی پہلے بیان کی دھجیاں اڑا دیں۔ مگر مکیکش صاحب کے کمال افترا طرازی کے سامنے گھٹنے ٹیکنا اپنے لئے باعثِ افتخار سمجھا۔

اوکاڑہ کے واقعہ میں آپ کے ساتھ بہت بے انصافی یہ ہوئی ہے۔ کہ اس دخو بہل میں آپ کی جگہ معاصر "تسنیم" کے نامہ نگار نے لے لی ہے۔ اور آپ کو صرف اسی پر حاشیے چڑھانے کا موقع ملا ہے۔ آپ کو اس اپنی محرومی پر جو غصہ آیا ہے۔ تو صرف بچارے "مرزائیوں" کو گالیاں سنانے میں نکالنا پڑا ہے۔ چنانچہ گالیوں کا ایک مرصع منثور قصیدہ سپردِ قلم فرما کر ۶ ر اکتوبر کو شائع فرما دیا ہے۔ اسی منثور قصیدہ میں آپ نے اپنے اخلاق فاضلہ کے اظہار کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اور اب کے یقیناً آپ نے دشنام طرازی میں نہ صرف "آزاد" کو بلکہ "تسنیم" ایسے ثقہ روزنامہ کو بھی مات کر دیا ہے۔ اب کے تو احراری اور مودودی صاحب کی اسلامی جماعت کے ارکان تو کیا۔ مولوی سعد اللہ نومسلم کی روح بھی قبر میں پھڑک اٹھی ہوگی۔ جس کے متعلق سر محمد اقبال شاعرِ مشرق کو بھی ایام طالب علمی میں لکھنا پڑا تھا۔ کہ ؎

واہ سعدی دیکھ لی گندہ دہانی آپ کی
خوب ہوگی مہتروں میں قدردانی آپ کی

ہم آپ کے اس شہ پارہ کا کوئی اقتباس الفضل میں درج نہیں کریں گے۔ یہ صرف "مغربی پاکستان" کے کالموں کی ہی زیب و زینت بنے رہنے کے قابل ہے۔ جس کے مدیرِ اعلیٰ ایسے خوش بیان ہیں۔ ہاں اغلب ہے۔ "آزاد" اور "تسنیم" اس سے اپنی تزئین کر لیں۔ تو کر لیں۔

آپ نے اپنی گالیوں کی اس لڑی میں ساتھ ساتھ کچھ علمی فضیلت کے بھی موتی پروئے ہیں۔ آپ کے خیال میں ان لوگوں پر بھی جن کا نام مسلمانوں کا سا ہے۔ اب کوئی عذاب نہیں آسکتا۔ خواہ وہ اپنے اعمال سے اسلام کی تردید ہی کر رہے ہوں۔ اور خواہ وہ فسق و فجور اور شرک و کفر میں پہلوں سے بھی بڑھ جائیں۔ خواہ وہ اپنے الحاد کا کھلا کھلا اعتراف کریں۔ اور خدا اور رسول کا مضحکہ اڑائیں۔ ان کے عذاب سے بچنے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ ان کا نام عبد اللہ یا سجاد ظہیر ہو اور خواہ ان پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے یہ الفاظ ہی کیوں نہ چسپاں ہوں۔ علماء ھم شر من تحت ادیم السماء اور خواہ ان کو زمانہ حال کے علماء پر جناب صدیق حسن خاں صاحب جیسے جید اہلحدیث عالم ہی نے چسپاں نہ کیا ہو۔ آپ کے خیال میں آخری زمانہ کے عذابوں کے متعلق جو پیشگوئیاں پہلے راستبازوں نے کی ہیں۔ اور جن کی تائید و تصدیق ختمی مآب حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی حدیثوں میں اور اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں کی ہے۔ نعوذ باللہ بالکل غلط ہیں۔ اور قرآن کریم میں جو یہ آیا ہے کہ

یا ایھا الذین اٰمنوا ھل ادلکم علیٰ تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم۔

یعنی اے مسلمان کہلانے والو۔ کیا میں تم کو ایسی تجارت کی طرف رہنمائی کروں۔ جو تمہیں عذاب الیم سے نجات دیدے۔ یہاں عذاب الیم سے مطلب محض ابتلا ہے۔ فرض کیجئے کہ ایسے نام نہاد مسلمانوں پر بھی اب ابتلا ہی آئیں گے۔ اور رحمۃ للعالمین کی رحمت کا سایہ مسلمانوں کا سا نام رکھنے والے پر بھی ہوگا۔ خواہ وہ کھلم کھلا ملحد ہی کیوں نہ ہو۔ تو کیا اللہ تعالےٰ ابتلا بغیر انتباہ کے بھیجتا ہے؟ پہلی امتوں پر کیا عذاب ہی آئے ہیں۔ ابتلا نہیں آئے۔ کسی ایک امت کے ابتلا کا ایک ہی ایسا واقعہ پیش تو کیجئے۔ جو اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی نبی کے ذریعہ پہلے اطلاع دینے کے وارد کیا ہو۔

دیکھئے اللہ تعالیٰ مندرجہ بالا آیہ کریمہ کے بعد فرماتا ہے۔ تؤمنون باللہ ورسولہ۔ یعنی وہ تجارت یہ ہے۔ کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ یہ مسلمان کہلانے والوں سے خطاب ہے۔ یا ایھا الذین اٰمنوا۔ اے ایمان لانے والو۔ غور فرمایئے یہ کہنا کہ اے ایمان لانے والو۔ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ کیا معنی رکھتا ہے جب وہ ایمان لانے والے ہیں۔ تو پھر کہنا ایمان لاؤ کیا کاٹھی پر کاٹھی ڈالنے والی بات نہیں ہوگی؟ پھر اس کا کیا مطلب ہے؟ اس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ مخاطب کہلاتے تو مومن ہی ہیں۔ مگر ان کی کرتوتیں مومنوں والی نہیں۔ وہ شرک و کفر کی اس حد پر پہنچ چکے ہیں کہ جب تک وہ از سرِ نو ایمان نہ لائیں۔ عذاب الیم سے نہیں بچ سکتے۔ اسی لئے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے۔

چوں دورِ خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

ایسے مسلمانوں پر جن کو از سرِ نو مسلمان ہونا چاہیئے۔ عذاب الیم آسکتا ہے۔ اسی لئے تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے:-

یا ایھا الذین اٰمنوا ھل ادلکم علیٰ تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم۔ تؤمنون باللہ ورسولہ۔

اس سے ثابت ہوا۔ کہ جن مسلمانوں سے خطاب ہے۔ وہ ایسی حالت کو پہنچ چکے ہیں۔ کہ جب تک وہ از سرِ نو ایمان نہ لائیں۔ وہ عذاب الیم کی زد میں ہیں۔

پھر جناب مکیکش صاحب احمدیوں پر اس لئے برسے ہیں کہ وہ موجودہ سیلابوں کو عذاب الٰہی بتاتے ہیں۔ حالانکہ کوئی اخبار ایسا نہیں۔ جس نے انہیں عذاب الٰہی نہ کہا ہو۔ خود "مغربی پاکستان" ہی کی فائل دیکھئے۔ تو ان کو ۵ ر اکتوبر کی اشاعت میں "قوم سبا۔ سیلاب اور ہم" والا مضمون مل جاتا۔ جس میں ان سیلابوں کو قوم سبا کے عذاب سے تشبیہہ دی گئی ہے۔ ہاں احمدیوں کا اتنا قصور ہے۔ کہ انہوں نے قرآن کریم کی اس صداقت کو بھی پیش کیا ہے۔ کہ

وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً

یعنی اللہ تعالےٰ کی یہ مسلمہ سنت ہے کہ وہ کوئی عذاب خواہ آپ اس کو ابتلا ہی کہیں۔ بغیر پہلے اپنے کسی فرستادہ کے ذریعہ اطلاع دینے کے لئے نہیں بھیجتا۔ اور ایسے عذاب نبی کے ۴۰ سال بعد تو کیا ہزاروں سال کے بعد بھی آکر رہتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ دنیا پر موجودہ عذاب پہلے انبیاء علیہم السلام اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آرہے ہیں۔ اور مسیح موعود علیہ السلام نے فنافی الرسول ہونے سے خدا تعالےٰ کے حکم سے اس زمانے کے لوگوں کو انہی عذابوں سے از سرِ نو ڈرایا ہے۔ تاکہ اس زمانے کے لوگوں پر بھی اتمام حجت ہو جائے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو۔

لجنہ اماء اللہ ماڈل ٹاؤن کا جلسہ

مورخہ ۲۸/۹/۵۵ کو لجنہ اماء اللہ ماڈل ٹاؤن کا ایک غیر معمولی اجلاس ہوا۔ جس میں حضرت ام ناصر احمد صاحب جنرل صدر لجنہ اور حضرت ام متین صاحبہ جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ہماری اس دعوت کو قبول فرماتے ہوئے ازراہِ نوازش شمولیت فرمائی۔

پانچ بجے شام زیر صدارت حضرت ام ناصر احمد صاحب اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم درثمین کے بعد حضرت جنرل سکرٹری صاحبہ نے تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے قرونِ اولیٰ کی ذی احترام اور قابل فخر خواتین حضرت خدیجہ رضؓ۔ حضرت عائشہ رضؓ۔ حضرت ہاجرہ رضؓ وغیرہ کے ایمان افروز حالات بیان کرتے ہوئے ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی تاکید فرمائی۔ اور فرمایا۔ جس طرح گاڑی کا ایک پہیہ ٹوٹ جائے۔ تو گاڑی نہیں چل سکتی۔ ایسے ہی ملی ترقی نہیں ہو سکتی۔ جب تک مرد عورت مل کر کام نہ کریں۔ قومی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ کہ مرد اور عورت مل کر کام کریں۔ آپ نے لجنہ کی بیداری کے لئے اور بھی بہت سی نصائح فرمائیں۔ آپ کی تقریر کے بعد حضرت ام ناصر احمد صاحب نے لمبی دعا فرمائی۔ اور جلسہ برخاست ہوا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے حاضری بھی کافی تھی۔

(حیات بیگم اہلیہ مولوی نقابپوری صاحب صدر لجنہ اماء اللہ ماڈل ٹاؤن لاہور)

ہر ذی استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

مسلمانوں کا مستقبل فریضۂ تبلیغ کی ادائیگی سے ہی وابستہ ہے

جماعت احمدیہ کی تبلیغ سے عیسائی ممالک میں تیس ہزار افراد مشرف باسلام ہو چکے ہیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۱۲ر ستمبر ۱۹۵۱ء کو کراچی میں اخبار نویسوں سے خطاب کرتے ہوئے حسب ذیل بیان انگریزی میں ارشاد فرمایا:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی دنیا میں ان دنوں بیداری اور نئی زندگی پیدا ہونے کے آثار نمودار ہیں۔ ہر جگہ کے مسلمانوں میں بیداری نظر آ رہی ہے اور وہ اس امر کے لئے کوشاں ہیں کہ وہ ان عفونت کو جن کے بوجھ کے نیچے وہ کچھ عرصہ سے دبے ہوئے ہیں اپنے اوپر سے اتار پھینکیں۔ البتہ یہ بیداری جو ان میں پیدا ہوئی ہے وہ فی الحال قومی بیداری ہے بے شک چند مسلمان ایسے پائے جاتے ہیں جو ایک متحد اسلامی دنیا کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ مگر ان کے خیالات اسوقت تک محض سطحی ہیں۔ جن کو وہ تاحال کسی مستقل شکل میں نہیں ڈھال سکے۔ اس وجہ سے ان خیالات کے پس پشت قربانی کی روح موجود نہیں ہے یہ امر کسی سے مخفی نہیں کہ محض خواہشات بغیر ضروری عزم کے کسی نتیجہ پر نہیں پہنچا سکتیں۔ ادھر حالات یہ ہیں کہ کوئی مسلم حکومت نہ اس بات کے لئے تیار ہے اور نہ ہی خواہش مند ہے کہ وہ اسلامی دنیا کے اتحاد کے لئے اپنے قومی فوائد کو خیر باد کہہ سکے۔ پان اسلامی تحریک کے پیچھے بعینہ وہی خیالات کام کر رہے ہیں جن کو جمہوریت کے دلدادہ ممالک یعنی یورپ اور امریکہ ایک متحد سیاسی محاذ قائم کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں لیکن بعض یورپین مصنفین اسلام کے خلاف اس قدر زہر اگل چکے ہیں کہ پان اسلامک کا محض تصوّر ہی یورپ اور امریکہ کے ملک کے باشندے کو کپکپا دینے کے لئے کافی ہے اسلام جو فی الواقع اسلامی دنیا کے لئے ایک قوتِ متحرکہ ہے یا کم از کم ہونی چاہیئے اس کو مغربی اقوام تحقیر اور بے اعتمادی کی نظر سے دیکھتے ہیں ان حالات میں میرا پیغام مسلمان نوجوانوں کے لئے اور خصوصیت سے صحائف نویس احباب کے لئے یہ ہوگا کہ وہ اسلام کو نظر عمیق کے ساتھ مطالعہ کریں۔ اور اس کی تعلیم کو اپنے اندر ایسے رنگ میں جذب کریں کہ جس کا اثر ان کی تحریروں میں نمایاں ہو۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ غیر مسلم اسلام کی خوبیوں سے واقف ہو سکیں گے ان کو یہ بھی چاہیئے کہ اپنے غیر مسلم ہم پیشہ لوگوں سے اسلام کی تعلیم کے متعلق اور خصوصیت سے اس پہلو کے متعلق کہ اسلام غیر مذاہب کے ساتھ کس رویّہ کو اختیار کرنے کی تعلیم دیتا ہے کھلے اور آزادانہ طور پر تبادلۂ خیالات کریں۔ مجھے کامل یقین ہے کہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ چند سالوں میں ہی اسلام کے متعلق جو غلط فہمیاں پھیلائی گئی ہیں دور فع ہو جائیں گی اور ان لوگوں کو جو اسلام کو اپنی لاعلمی کی وجہ سے شبہ کی نگاہ سے دیکھتے ہیں یقین ہو جائیگا کہ اتحاد المسلمین کی تحریک بھی ایسی ہی بے لوث اور پاکیزہ ہے جیسا کہ مختلف عیسائی اقوام کو متحد کرنے کی تحریکیں۔

البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ مغربی یورپین ممالک میں تحریک کی بنیاد سیاسی اصولوں پر ہے لیکن پان اسلامک کی تحریک کی بنیاد محض مذہبی اصولوں پر ہے مگر اس کے اسباب اس رویّہ میں پائے جا سکتے ہیں جو یورپین اقوام خود اسلام کے متعلق رکھتی ہیں۔ گذشتہ سات سو سالوں کی تاریخ اس امر پر شاہد ناطق ہے کہ یورپین اقوام نے جو مسلمانوں پر غلبہ حاصل کیا۔ اس کی وجہ نہ کوئی سیاسی اختلاف تھا اور نہ یہ کہ ان کے ساتھ بے انصافیاں کی گئی تھیں۔ بلکہ اس کی وجہ صرف مذہبی تعصب تھا۔

اسلامی سلطنت کے خلاف جو بغاوت جنوبی اٹلی اور سسلی میں کھڑی کی گئی ممکن ہے وہ اپنے اندر سیاسی پہلو رکھتی ہو مگر جو صلیبی جنگ اور لڑائیاں شمالی اسپین والوں نے جنوبی اسپین کی اسلامی سلطنت کے خلاف کیں ان کو سیاست کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ نہ ہی ان فتوحات کے متعلق کہا جا سکتا ہے جو عیسائیوں نے مراکو۔ الجیریا۔ ٹریپولی۔ لیبیا۔ آذر بائیجان۔ بخارا اور ایسے ہی اور ملکوں میں حاصل کیں۔

بے شک برطانیہ اور چند دیگر یورپین سلطنتوں نے جو فتوحات بعد کی صدیوں میں حاصل کیں وہ محض سیاسی فتوحات تھیں۔ لیکن جو لڑائیاں تیرھویں چودھویں اور پندرھویں صدی میں لڑی گئیں ان کی وجوہات ہرگز ہرگز سیاسی نہ تھیں پان اسلامک تحریک یقیناً ان عیسائی ادیبوں اور سیاستدانوں کی تحریروں اور ریشہ دوانیوں کا ردّعمل ہے۔ جنہوں نے سات سو سال متواتر نہ صرف اسلام کے خلاف سخت زہر اگلا۔ بلکہ ان کی انتہائی کوشش رہی کہ وہ مختلف اسلامی سلطنتوں کے درمیان نسلی اور تاریخی وجوہ پر اختلاف کے بیج بوئیں اس لئے پان اسلامک تحریک کے موجد اور بانی مبانی ہرگز قابل ملامت نہیں قرار دیئے جا سکتے۔

اس جگہ اس حقیقت کا اظہار نامناسب نہ ہوگا کہ آخری صدی کے دوران میں عیسائیوں کی آپس کی لڑائیوں میں جہاں کہیں بھی وہ لڑی گئی ہوں ہمیشہ ہی یہ نعرہ بلند کیا گیا کہ "عیسائی تمدن کے محافظ بنو!" یہاں تک کہ دوسری عالمگیر جنگ کے دوران میں ایک ہندوستانی نمائندہ نے (جو اب کٹر مسلم لیگی اور مشہور پاکستانی ہیں) اپنی ایک تقریر میں یورپ میں کہا کہ عیسائی تمدن خطرہ میں ہے اور ہندوستان اس کی حفاظت میں ضرور لڑے گا پس اگر یورپ اور امریکہ یہ حق رکھتے ہیں کہ وہ آپس میں متحد رہیں اور عیسائی تمدن کی حفاظت میں جنگیں کریں اور دوسروں کو اس میں شمولیت کی دعوت دیں تو پھر مسلمانوں کو آپس میں متحد ہونے اور اسلامی تمدن کی حفاظت کے لئے جنگیں کرنے کا کیوں حق حاصل نہیں۔

اگر عیسائی تمدن کی چیخ پکار کو ایک سیاسی تحریک قرار دیا جا سکتا ہے نہ کہ صلیبی جنگ اور جس کا مدعا اور مقصد یہ قرار دیا جاتا ہے۔ کہ ناانصافیوں اور حقوق تلفیوں کو دور کیا جائے۔ تو پھر پان اسلامک تحریک کو کیوں ایک مذہبی جہاد سمجھا جاتا ہے۔ اور اسے بھی کیوں ایک سیاسی جذوجہد نہیں تصور کیا جاتا۔

اس سوال کے عملی پہلو کی طرف بھی غور کرنے کی ضرورت ہے مختلف اسلامی ممالک کا وجود بہ ظاہر کرتا ہے کہ ہر ملک اپنے اپنے فوائد اور جدا جدا خواہشات رکھتا ہے۔ پس جب تک ہر اسلامی ملک مختلف نام سے پکارا جائے گا تب تک ان کے فوائد بھی جدا جدا رہیں گے۔ اگر تمام اسلامی ممالک سیاسی معاشرتی تمدنی اور اقتصادی لحاظ سے ایک مرکز پر جمع ہو جائیں تو اس وقت مختلف حکومتوں کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔ اسلامی ممالک مثلاً پاکستان۔ افغانستان ایران۔ سیریا۔ سعودی عرب۔ عراق۔ مصر۔ اور انڈونیشیا باوجود وسعت آبادی کے لحاظ سے چھوٹے ہونے کے اور اپنی اپنی خود مختارانہ سلطنت رکھنے کے اس امر کے اقراری ہیں کہ وہ اس نکتہ پر تاحال نہیں پہنچے کہ جہاں پر سب کا کامل اتحاد ہو سکے۔

ان حالات میں اتحاد تبھی حاصل ہو سکتا ہے کہ ہر ایک سب کی خاطر قربانی کرسکے۔

ہمیں اس معاملہ میں آہستہ آہستہ مگر احتیاط سے قدم اٹھانا چاہیئے اور اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے عزم بالجزم سے کام لینا چاہیئے اگر ہم ایسا کریں گے تو وہ دن دور نہیں کہ "جوبت اسلامی تمدن" ایک اصلیت ہو گی جو ہر مسلمان کے اندر ایک ایسا جوش و خروش پیدا کر دے گی۔ جو "عیسائی تمدن" کے نعرے کے پیدا کردہ جوش سے بہت زیادہ ہوگا۔

پہلا قدم جو ہمیں اس بارے میں اٹھانا ہے وہ یہ ہے کہ ہمیں اپنے آپ کو "پان اسلامک" کے حامی اور پکے مسلمان کہلانے سے ہرگز نہ ڈرنا چاہیئے۔ سیاسی دنیا میں اپنے حقوق حاصل کرنے کی سعی کرنا ہمارا پیدائشی حق ہے۔ اور اس کو ہرگز مذہبی جنون نہیں کہا جا سکتا۔ یہ مجنونانہ حالت تب ہی پیدا ہو سکتی ہے کہ جب کہ دنیا میں انصاف اور حسن معاملگی کا خاتمہ ہو چکا ہوتا ہے اور ہر درست دوسروں کے حق غصب کرنے میں کوشاں ہوتا ہے

دوسرا قدم یہ اٹھانا چاہیئے کہ ہم ان خیالات کو مسلم اور غیر مسلم ممالک میں کثرت سے پھیلائیں تاکہ مسلمان پورے طور پر اس زمانہ کی ضروریات کو سمجھ سکیں اور غیر مسلم، مسلمانوں کی جائز خواہشات کا صحیح اندازہ لگا سکیں۔ اسکے پہلو بہ پہلو اسلامی تعلیمات کی اشاعت غیر مسلم ممالک اور غیر مسلموں میں از بس ضروری ہے جیسا کہ آپ لوگوں کو علم ہے کہ احمدیہ جماعت جس کا امام ہونے کا مجھے فخر حاصل ہے گذشتہ ۳۰ سال سے اشاعت اسلام کے فرائض سرانجام دے رہی ہے۔ ہمارا مشن اس وقت تمام عیسائی ممالک مثلاً امریکہ انگلستان۔ فرانس۔ ہالینڈ۔ جرمنی۔ سوئٹزرلینڈ اور بہت سے مغربی افریقہ کے ممالک میں ہیں اور اس وقت تک عیسائیوں میں سے تقریباً ۳۰،۰۰۰ افراد مشرف بہ اسلام ہو چکے ہیں۔ ان نو مسلموں میں سے بعض نے اپنی زندگیاں اسلام کے لئے وقف کر دی ہیں۔ ایک امریکہ کے نو مسلم اور ایک جرمنی کے نو مسلم اس وقت پاکستان میں اسلامی تعلیم کا اس نظریئے سے مطالعہ کر رہے ہیں کہ حصول علم سے فراغت کے بعد اپنے اپنے ملک میں تبلیغ اسلام کے فرائض سرانجام دیں۔ نو مسلموں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے اور انشاء اللہ چند سالوں میں یہ سلسلہ عروج تک پہنچ جائے گا۔ مادیات کا یہ زمانہ ہم سے یہ حقیقت فراموش نہیں کرا سکتا کہ جب کبھی بھی ظاہری طاقت کا مقابلہ سچائی سے پڑا ہے سچائی ہی ہمیشہ غالب رہی ہے مجھے کئی مغربی سیاستدانوں سے گذشتہ دو سالوں میں ملنے کا اتفاق ہوا ہے اور میں نے ان کو یہ ذہن نشین کرانے کی کوشش کی ہے کہ جہاں کہیں بھی کمیونزم کا مقابلہ مغربی تمدن سے ہوا ہے تو کمیونزم دس میں سے نو جگہ کامیاب ہوئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مغربی ممالک قوت بازو سے کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں برخلاف

(بقیہ صفحہ ۸ پر ملاحظہ فرمائیں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے

(حضرت مسیح موعودؑ)

(از مکرم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

مندرجہ ذیل مضمون مہتمم صاحب نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ ربوہ نے بصورت ٹریکٹ شائع کیا۔

جہاں جہاں سیلاب زدہ علاقوں میں جماعتہائے احمدیہ ہیں ان کے ذمہ دار کارکن امیر ہوں یا صدر مرکز کو اطلاع دیں کہ ان کا کیا حال ہے؟ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ ان کے جان و مال محفوظ ہوں گے۔ آسام کے تباہی خیز زلزلہ کے ایام میں جماعت احمدیہ کلکتہ سے بذریعہ تار دریافت کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ آسام کے احمدی احباب الحمدللہ بسلامت ہیں سوائے اس کے کہ ان کے مکانوں کو نقصان پہنچا ہے۔

اسی طرح سیلاب سے تباہ شدہ علاقوں سے اس وقت تک جو اطلاعات ملی ہیں ان سے بھی یہی پایا جاتا ہے کہ جہانتک جانی نقصان کا تعلق ہے وہ محفوظ ہیں۔ دراصل ایسے ہمہ گیر عذابوں کے متعلق سنت اللہ یہی ہے کہ خارق عادت اور غیر معمولی حفاظت اللہ تعالیٰ کی بطور خاص نشانِ رحمت کے صرف انہی بندگانِ خدا کو نصیب ہوتی ہے جو اس کے لئے اپنی عادتوں کو چھاڑ کر اپنے نفس کے اندر غیر معمولی پاکیزہ تبدیلیاں کرتے ہیں۔ ورنہ ایسے عالمگیر عذابوں میں آٹے کے ساتھ گھن پسنے والی مثال صادق آتی ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً ۖ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (سورۃ انفال آیت ۲۵) یعنی اس فتنہ سے بچو جس میں صرف ظالم ہی گرفتار بلا نہیں ہوں گے بلکہ دوسرے بھی۔ اور تمہیں معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ کی سزا نہایت سخت ہوتی ہے

یہاں فتنہ سے مراد ابتلاء اور عذاب الٰہی ہے جیسا کہ اس آیت کے آخری حصہ کے الفاظ شدید العقاب نے اس کا یہ مفہوم واضح کر دیا ہے۔ پس ہمہ گیر سزاؤں کی نوعیت ہمیشہ یہی ہوتی ہے کہ ان کا دائرہ وسیع ترین ہوتا ہے اور ان کے بدنتائج سے ہر خاص و عام متاثر ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کشتی نوح میں فرماتے ہیں :۔

"وہ (خدا) عجیب قادر ہے اور اس کی پاک قدرتیں عجیب ہیں۔ ایک طرف نادان مخالفوں کو اپنے دوستوں پر کتوں کی طرح مسلط کر دیتا ہے اور ایک طرف فرشتوں کو حکم کرتا ہے کہ ان کی خدمت کریں۔ ایسا ہی جب دنیا میں اس کا غضب مستولی ہوتا ہے اور اس کا قہر ظالموں پر جوش مارتا ہے تو اس کی آنکھ اس کے خاص لوگوں کی حفاظت کرتی ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو اہل حق کا کارخانہ درہم برہم ہو جاتا اور کوئی ان کی شناخت نہ کر سکتا۔ اس کی قدرتیں بے انتہا ہیں۔ مگر بقدر یقین لوگوں پر ظاہر ہوتی ہیں۔ جن کو یقین اور محبت اور اس کی طرف انقطاع عطا کیا گیا ہے اور نفسانی عادتوں سے باہر کئے گئے ہیں انہی کیلئے خارق عادت (غیر معمولی) قدرتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے"

اسی تعلق میں آپ فرماتے ہیں :۔

"مذہب کے اختلاف کی وجہ سے دنیا میں عذاب کسی پر نازل نہیں ہوتا۔ اس کا مؤاخذہ قیامت کو ہوگا۔ دنیا میں محض شرارتوں اور شوخیوں اور کثرت گناہوں کی وجہ سے عذاب آتا ہے" (کشتی نوح)

یہی وجہ تھی کہ جب سیالکوٹ کے احراریوں نے مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۵۰ء کو ہماری جماعت پر پتھر برسائے اور گندی اور فحش گالیاں دیں اور یہانتک شوخی اور بے باکی دکھلائی کہ نذیر ربانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شبیہہ مبارک پر کفو کتے ہوئے سیالکوٹ کی گلیوں اور بازاروں میں نہایت ہی گندہ مظاہرہ کیا۔ اور جب مجھے بحیثیت ناظر امور عامہ صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے وہاں جانا پڑا تو اس وقت یہ جگر آمیز داستان سن کر مجھے شدید صدمہ ہوا اور یقین ہو گیا کہ اس بدنصیب ملک کی مدت اور توبہ بھی قریب آ گئی ہے۔ اور میں نے ایک اشتہار لکھا کہ اللہ تعالیٰ بہت جلد ان شوخیوں کا بدانجام دکھلائے گا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ کیونکہ ہمدردی بنی نوع انسان کا تقاضا تھا کہ بدانجام سے لوگوں کو کھلے الفاظ میں آگاہ کیا جاتا۔ پس جماعت احمدیہ کے افراد جو فریضہ تبلیغ کو کما حقہ ادا کرنے میں کوتاہی سے کام لیتے رہے ہیں یقیناً ان ہولناک دنوں میں ان کی بھی بڑی بھاری ذمہ داری ثابت ہوتی ہے۔ اس لئے کہ انہوں نے حق کو شناخت کیا اور پے در پے نشان دیکھنے کے باوجود پھر اپنے ہمسایوں تک حق نہ پہنچایا۔ یا اگر پہنچایا ہے تو ادھورے طور پر۔ اور اپنے ایمان کا اعلیٰ نمونہ جو عمل صالحہ سے دکھانا ضروری تھا انہوں نے نہ دکھلایا۔ ایسی حالت میں ایسے احمدی کس طرح یہ امید رکھ سکتے ہیں کہ ان کے ساتھ غیر معمولی خارق عادت سلوک خدائے خشمگیں کے ہولناک دنوں میں دکھایا جائے جبکہ وہ خود خدا کی راہ میں لاپروا اور سست قدم رہے ہیں۔

پس اے احمدی احباب! جو اسلام کا آخری پیغام بنی نوع انسان کو پہنچانے کے لئے چنے گئے ہو اگر سچ مچ چاہتے ہو کہ ان ہولناک ایام میں خدا کے حفیظ تمہارے لئے حفاظت کا غیر معمولی سامان مہیا کرے تو پھر اٹھو اور بنی نوع انسان کی ہمدردانہ خدمت میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھو۔ پہلا قدم اس خدمت کا یہ ہے کہ انذار اور تبلیغ کا حق ادا کرو۔ وعظ و نصیحت سے اور گریہ و زاری والی دعاؤں سے اور نیک نمونہ سے اپنے بھائیوں کو خواب غفلت سے بیدار کرو۔

دوسرا قدم وہ ہے جس کا ایک نیک نمونہ انقلاب کے ایام میں ہماری جماعت کی طرف سے قادیان میں دکھایا گیا اور اب پھر ان ایام میں مرکز ربوہ میں دکھایا گیا ہے۔ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے ان ایام سیلاب و وباء دوران میں خدام و انصار خصوصاً ان نوجوانوں کی مدد سے جو جنگ کشمیر میں قابل تعریف خدمات ادا کر چکے ہیں ربوہ کی آس پاس کی بستیوں میں ڈوبتی جانوں کو بچایا۔ اسی طرح احمد نگر میں مولوی ابوالعطاء صاحب کی قیادت میں مدرسہ احمدیہ کے طلباء نے رات دن جانکاہ خدمات سرانجام دیں۔ یہی سبق ہمیں ہمارے امام نے سکھایا ہے ؎

گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو

اور یہی حکم ہمیں خلیفہ وقت نے دیا ہے۔ عربی میں مثل ہے كُلُّ إِنَاءٍ يَتَرَشَّحُ بِمَا فِيهِ۔ ہر برتن سے جو کچھ اس میں ہوتا ہے ٹپکتا ہے۔ گندے برتن سے بدبو۔ خوشبو کے برتن سے خوشبو۔ ہو سکتا ہے کہ تمہاری تبلیغ اور تمہارے پاک نمونہ سے بہت لوگ نجات پائیں۔ اس نازک وقت میں مصیبت زدگان کی خدمت سے دریغ نہ کیا جائے اور حکومت کے ساتھ بھی پورا پورا تعاون کیا جائے کیونکہ سب سے زیادہ نقصان حکومت کو ہوا ہے کروڑوں روپیہ کا بار اس کی پیٹھ پر آ پڑا ہے نہ صرف مرمت کے کام ہی بہت خرچ چاہتے ہیں بلکہ فصلوں کی تباہی سے آمد میں غیر معمولی کمی واقع ہونے کا خطرہ درپیش ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سیلاب زدگان اور گرفتاران مصیبت بیماری و قحط کی امداد اس کے علاوہ ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ان سب میں حتی الوسع ہر جگہ مدد دیں۔

ابھی موعودہ عذابوں کے سلسلہ کی ابتداء ہے اور ہر دوسرا حملہ پہلے حملہ سے شدید تر ہوگا۔ جیسا کہ نذیر ربانی نے فرمایا ہے اور آپ دیکھ چکے ہیں کہ پہلی جنگ عظیم جس میں زار کا بحالِ زار ہوا۔ اور جو پہلا حملہ تھا وہ اس وقت خوفناک تھا۔ لیکن دوسری جنگ عظیم میں جو دوسرا حملہ ہوا تو یہ پہلے حملہ سے بڑھ کر ہیبت ناک تھا۔ یہانتک کہ اس کی ہلاکت آفرینیاں اس دوسرے غضبناک حملہ کی ہلاکت آفرینیوں کے بالمقابل کچھ حقیقت نہیں رکھتیں۔ اور پھر اس کا سلسلہ اب تک لمبا چلا جا رہا ہے۔

اسی طرح زلازل کی طرف نظر ڈالئے۔ زلزلہ دھرم سالہ و کانگڑہ کے بعد کوئٹہ کی تباہی اس کے بعد بہار و اڑیسہ کی تباہی۔ اس کے بعد آسام کی تباہی۔ صرف ہمارے ملک میں ہی ہر زلزلہ پہلے زلزلہ سے زیادہ خوفناک اور زیادہ تباہ کن ثابت ہوا۔

اسی طرح سیلاب ۱۹۴۷ء اور ۱۹۴۸ء میں بھی آیا مگر وسعت اور تباہی میں کم۔ اور اس کے بعد امسال دوسرا سیلاب آیا اور پھر تیسرا سیلاب آیا۔ اور ہر سیلاب پہلے سے وسیع تر اور ہلاکت خیز۔ چنانچہ آخری خبر جو "نوائے وقت" مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۵۰ء نے دی وہ یہ ہے:۔

"مرالہ اور خانکی کے درمیان دیہات کا نام و نشان نہیں رہا میلوں تک پانی ہی پانی نظر آتا ہے۔ گوجرانوالہ اور شاہدرہ کے درمیان پانی اس قدر تیز ہے کہ یہ علاقہ آبشاروں کا مرکز معلوم ہوتا ہے۔ ہوائی جہازوں سے درختوں کی صرف چوٹیاں نظر آتی ہیں۔ اسی طرح مشرقی پنجاب میں دریائے ستلج وغیرہ چھ دریاؤں نالوں کی متفقہ طغیانی سے تباہی خیز سیلابوں کے متعلق نہایت ہی خوفناک اطلاعات دی گئی ہیں کہ میلوں میل خشکی کا نام و نشان تک نہیں اور دریائے چناب کے متعلق بھی دہشتناک خبریں آ رہی ہیں۔ جھنگ مگھیانہ زیر آب ہے۔ چنیوٹ میں ارد گرد کی پہاڑیاں لوگوں کیلئے جائے پناہ بنی ہوئی ہیں چہروں پر سراسیمگی ہے۔ تباہی اور بربادی کے آثار جگہ جگہ نظر آ رہے ہیں"

یہ سیلاب کیا ہیں طوفان نوح کا نمونہ ہیں اسی طوفان نوح کا نمونہ جس کے متعلق نذیر ربانی نے اپنی کتاب "کشتی نوح" شائع کر کے لوگوں کو دعوت دی تھی کہ سوائے آپ کی تیار کردہ کشتی کے کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

(باقی صفحہ ۔۔)

چودہ۱۴ روزہ تربیتی کورس - ۲۴ اکتوبر تا ۶ نومبر ۱۹۵۰ء

سالانہ اجتماع کے معاً بعد چودہ روزہ تربیتی کیمپ شروع ہوگا۔ جس میں ایک خاص طرز پر خدام کی تربیت کی جائیگی۔ اس کی تفصیل اس سے قبل شائع کی جا چکی ہے۔ اس کیمپ میں صرف ہر مجلس کے نمائندے ہی شامل ہو سکینگے۔ کیمپ میں شامل ہونے والے نمائندوں کی نسبت عام نمائندوں سے مختلف ہے۔ یعنی اس کیمپ کے لئے ہر مجلس اپنے اراکین کی تعداد پر ہر پچاس یا پچاس کی کسر پر ایک نمائندہ بھیج سکتی ہے۔ ان نمائندوں کے اخراجات مجلس متعلقہ کو خود برداشت کرنے پڑینگے۔ جو بیس۲۰ روپیہ فی نمائندہ سے زیادہ نہ ہوں گے۔ ہر مجلس اپنے نمائندے ضرور بھجوائے۔ اور -/۲۰ روپے فی نمائندہ کے حساب سے رقم بھجوادے۔ چونکہ اسکے لئے وقت بہت ہی کم ہے۔ اور خرچ زیادہ ہوگا۔ اسلئے مجالس فوری طور پر یہ رقم بھجوادیں۔ تا انتظامات میں دقت نہ ہو۔ لیکن اگر کوئی مجلس نمائندگان کے اخراجات یا اس کا کچھ حصہ برداشت نہیں کر سکتی۔ تو وہ اسکے متعلق اپنی مجبوری سے تحریری طور پر مرکز کو اطلاع دے۔ مرکز ہر ممکن سہولت دینے کی کوشش کریگا۔ خرچ کے نہ ہونے کی وجہ سے نمائندگان بھجوانے میں کسی قسم کی روک نہیں ہونی چاہیئے

جیسا کہ مجالس کو علم ہے یہ تربیتی کیمپ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خاص ہدایت کے ماتحت جاری کیا جا رہا ہے اور اسکی نگرانی براہِ راست خود حضور فرما رہے ہیں۔ تعلیمی نصاب حضور کی نگرانی میں تیار ہوا ہے۔ اسکی تعلیم کے لئے اساتذہ بھی خود حضور نے ہی نامزد فرمائے ہیں۔ اور پروگرام بھی حضور کی نگرانی میں ہی تیار ہوا ہے۔ غرض حضور نے مجالس کی تربیت کیلئے یہ تربیتی کیمپ جاری فرمایا ہے۔ تا ہر مجلس کے اراکین آکر تربیت حاصل کریں۔ اور پھر اپنے مقام پر واپس جا کر دوسروں کو سکھائیں۔ اس لئے آپکو اسطرف خاص توجہ کرنی چاہیئے

چودہ۱۴ روزہ کیمپ کے سلسلہ میں جملہ خط و کتابت علیحدہ ہو۔ تا ریکارڈ رکھا جاسکے اس کیمپ میں شامل ہونے والے نمائندوں کے نام بھی علیحدہ آنے ضروری ہیں۔ اور دس۱۰ اکتوبر تک مرکز میں پہنچ جانے چاہیئں۔ کوشش کی جائے۔ کہ نمائندے خواندہ ہوں۔ قلم پنسل اور کاپیاں ہمراہ لائیں:۔

(عبدالباسط، نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مُراسلہ

ایک لمحہ فکریہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مندرجہ ذیل خط ایک شیعہ دوست نے ارسال کیا ہے۔ اگرچہ ہم اس کے ہر لفظ سے متفق نہیں ہیں۔ مگر چونکہ اس میں ایک اہم سوال پر اظہار خیال کیا گیا ہے۔ اس لئے شائع کیا جا رہا ہے۔

پاکستان بن جانے کے بعد مُلّا ازم نے پھر سر اٹھایا ہے۔ اور پاکستانیوں کو آپس میں لڑانے اور سر پھٹول کرانے کے منصوبے باندھے جا رہے ہیں۔ ہمیں نہایت ہی افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ ان ملاؤں کا ہمیشہ سے یہ شیوہ رہا ہے کہ بذریعہ تحریر و تقریر مسلمانوں میں افتراق و تشتت پیدا کریں حقیقت میں ان لوگوں کا مقصد تفریقات مذہبی میں بیش از بیش رخنہ اندازیاں کرنا ہے اسلام اور دیانت اسلامی انہی کی جارحانہ دستبرد سے پامال ہو رہے ہیں۔ اعانت اسلام کی لفظی آڑ میں اسلام سے وہ عداوت ہو رہی ہے کہ الامان چنانچہ علامہ ڈاکٹر اقبال مرحوم نے ایسے ہی حضرات کا خوب نقشہ کھینچا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

واعظوں میں یہ تکبر کہ الٰہی توبہ
اپنی ہر بات کو آوازِ خدا کہتے ہیں
فرقہ بندی کی ہوا تیرے گلستاں میں چلی
یہ وہ ناداں ہیں اسے بادِ صبا کہتے ہیں
آہ جس بات پہ ہو فتنۂ محشر پیدا
یہ وہ بندے ہیں اسے فتنہ رُبا کہتے ہیں
خانہ جنگی کو سمجھتے ہیں بنائے ایماں
مرض الموت ہے جو اس کو دوا کہتے ہیں

پس صحیح معنوں میں اعانت اسلام یہ ہے کہ تمام اسلامی فرقے متحد ہو کر تحفظ پاکستان کیلئے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کریں۔ پاکستان میں رہ کر فرقہ وارانہ سوال پیدا کرنا نہ صرف مفادِ پاکستان کے خلاف ہے بلکہ یہ غلامانہ ذہنیت ہے۔ ہر شخص کو آزادی مذہب کا حق حاصل ہے اور کسی کے مذہبی امور ات میں خلل انداز ہونا یا تبلیغی جلسوں میں مداخلت کرنا مہذب اور آزاد اقوام کے شایانِ شان نہیں ہے۔ فرقہ پرستوں کو اگر یہ ناز ہے کہ انہوں نے حصولِ پاکستان کے لئے قربانیاں پیش کیں۔ اس لئے جسے وہ چاہے اپنے اندر جذب کر لیں۔ تو ان کا یہ خیال خام ہے۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ شیعوں کی قربانیاں بفضلہ کسی سے کم نہیں۔ تمام مشکلات کے وقت سینہ سپر رہے اس میں شک نہیں کہ تعمیر پاکستان میں حضرت قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا دماغ اور راجہ صاحب محمود آباد کی دولت نہ ہوتی تو مملکت خداداد کا تصور بھی کسی کے دماغ میں باقی نہ رہتا۔ الحمد للہ کہ یہ صاحبان دماغ و دولت مذہب شیعہ کے چشم و چراغ تھے۔ یہ وزارتیں۔ سفارتیں انہیں درویشانِ باعمل کی پیہم کوششوں کا نتیجہ ہے۔ سب سے بڑی بات جو حضرت قائد اعظم رح کا سیاسی معجزہ قرار دیا جا سکتا ہے یہ ہے کہ انہوں نے تمام اسلامی فرقوں کو یکجا کر کے اخوت اسلامی کا مظاہرہ کیا۔ اور اسی اتفاق و اتحاد کا دوسرا نام پاکستان ہے۔ اب ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنے محبوب رہنما کی بخشی ہوئی سلطنت کی حفاظت کا عہد کرے اور آپس کے معمولی اختلافات کو ہوا نہ دے۔ چنانچہ شیعہ نمائندگان نے ہمیشہ اسی اصول پر عمل کیا۔ اور اس حد تک رواداری کا مظاہرہ کیا کہ کسی مقام اور مرحلہ پر مذہبی تعصب کا شائبہ نظر نہ آئے۔ مگر افسوس فرقہ پرستوں نے اپنی اکثریت کے بل بوتے پر رواداری اور محبت کو خیر باد کر رکھا ہے۔ ان کے مُلّا جگہ جگہ شیعوں پر کفر کے فتوے لگا رہے ہیں۔ کہیں شیعوں کا پانی بند کیا جاتا ہے۔ اور کہیں عزاداری میں روکاوٹیں ڈالی جا رہی ہیں ستم پر ستم یہ ہے کہ فرقہ پرستوں کے ترجمان تنظیم اہل سنت نے اعلانیہ شیعوں کو مرتد اور کافر کہہ کر انہیں دائرۂ اسلام سے خارج کر دینے کا اعلان کر دیا ہے ہم یہ سمجھتے رہے کہ شاید ایک جنونی مسلمان نے ایسی حرکت کر دی مگر یہ دیکھ کر کہ فرقہ پرستوں کے کسی گوشہ سے تنظیم اہل سنت کے اس فتنہ پرور بیان کی تردید نہ ہوئی بلکہ اُس کی حوصلہ افزائی ہو رہی ہے۔ اس لئے ہم نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ وہ نہیں چاہتے کہ اقلیت کو دنیا میں زندہ رہنے دے یہ بھائی بندی اور زبانی ہمدردی محض سیاسی چالیں ہیں۔ میں تو یقین سے کہوں گا کہ مدیر تنظیم کے فیصلے کی روشنی میں شیعان حیدر کرار کو اپنا مقام سوچنا چاہیئے محض چند الیکشن کی سیٹوں کے لئے فرقہ پرستوں کے ہاتھوں اپنے مذہب کی توہین کرانا شرافت اور انسانیت نہیں ہے۔ میں رئیس الحفاظ علامہ لفایت حسین صاحب قبلہ صدر ادارہ تحفظ حقوق شیعان پاکستان کی خدمت میں پُر زور درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس قسم کے جلسوں میں شرکت فرما کر اپنی رواداری کا ثبوت دے رہے ہیں۔ اور اپنی ولولہ انگیز تقاریر سے پاکستان کی ایک اقلیت جماعت احمدیہ کے خلاف محاذ قائم کر رہے ہیں۔ لیکن کبھی آپ نے یہ بھی سوچا ہے کہ وہ جماعت جو آج احمدیت کو برباد کرنا چاہتی ہے۔ تو کیا کل یہی حربہ شیعہ اقلیت پر وہ استعمال نہیں کر سکتی۔ مدیر تنظیم کی زہر آلودہ تحریرات ملاحظہ فرمانے کے بعد کیا جناب والا کے لئے اپنے رویہ پر نظر ثانی فرمانا ضروری نہیں ہوگا۔ قادیانیوں کے عقائد کے متعلق میرے وہی نظریات ہیں جو ایک شیعہ کے لئے ضروری ہیں۔ مگر سیاسی اعتبار سے میں شیعہ عوام سے گذارش کروں گا کہ انہیں پاکستان کی تمام اقلیتوں کے ساتھ مل کر ایک سیاسی پلیٹ فارم پر جمع ہو جانا چاہیئے۔ تاکہ فرقہ پرستوں کے پنجے سے محفوظ رہیں ورنہ یاد رہے ڈیوائیڈ اینڈ رول

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(Devide & Rul) کے کلیہ کے مطابق آج اگر احمدیوں کو تو کل شیعوں کو تختۂ مشق بنانا پڑے گا۔ اس لئے میں نے پروگرام بنایا ہے کہ پاکستان کی تمام اقلیتوں کی ایک کنونشن بلائی جائے۔ تاکہ وہ اکثریت کے ہاتھوں بچنے کا پروگرام بنائے۔

لائل پور اور سکرنڈ کے کالجوں کی مزید توسیع

کراچی ۲۷ ستمبر۔ آج فنی تعلیم کے کونسل نے اپنے آخری اجلاس میں پاکستان کے دو خطوں میں پوسٹ گریجوایٹ تربیت اور تحقیقات کے لئے علیحدہ زراعتی انسٹی ٹیوٹ قائم کرنے کے لئے زراعتی کمیٹی کی سفارش منظور کر لی۔ پاکستان کے یہ خطے طویل فاصلہ پر واقع ہونے کے ساتھ ساتھ زرعی ضروریات کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف بھی ہیں۔

کونسل نے یہ بھی منظور کر لیا۔ کہ پنجاب اگریکلچرل کالج اور ریسرچ انسٹی ٹیوٹ لائل پور کی توسیع کا انتظام کیا جائے۔ اور اگریکلچرل کالج سکرنڈ کو ترقی دی جائے جو معلوم ہوا ہے کہ ایک اعلیٰ درجہ کے ادارہ کی حیثیت سے حیدرآباد سندھ منتقل ہو رہا ہے۔ جہاں پوسٹ گریجویٹ تربیت اور تحقیقات کی سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔ معلوم ہوا ہے کہ لائل پور کالج میں زراعتی علم کیمیا۔ ارضیات۔ ارضیات کی جرثومی حیاتیات پودوں کی پیدائش و پرورش کے علم۔ دیہی اقتصادیات باغبانی اور پھلوں کے تحفظ۔ حشریات اور پودوں کے علم الامراض میں پوسٹ گریجویٹ تربیت دینے اور تحقیقات کرنے کا انتظام کیا جائے گا۔ اگریکلچرل کالج سکرنڈ میں زراعتی علم کیمیا۔ پودوں کے علم عضویات اور باغبانی پر زور دیا جائے گا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مخصوص شعبوں مثلاً ترکاریوں۔ بیجوں کی پیداوار یا پھلوں کی پیداوار اور پھلوں کے تحفظ کے سلسلے میں پوسٹ گریجویٹ تربیت دینے اور تحقیقات کرنے کے لئے اگریکلچرل اسٹیشن کوئٹہ کو ترقی دی جائے گی۔

کونسل نے طے کیا کہ چونکہ بیطاری کے علم کو مویشی بانی کی ایک شاخ کہا جاتا ہے۔ لہذا پاکستان میں بیطاری کے کالجوں کا نام مویشی بانی کے کالج ہونا چاہیئے۔ کونسل نے یہ بھی طے کیا کہ مویشی بانی کا جس میں بیطاری کا علم بھی شامل ہو۔ یکساں کورس ہونا چاہیئے۔

ملک کی ضروریات پوری کرنے کی غرض سے موجودہ نصاب میں ترمیم و تنسیخ کرنے اور مویشیوں کی صحت یا مویشیوں کی افزائش نسل میں مہارت پیدا کرنے کی غرض سے آنرز کی ڈگری یا پوسٹ گریجویٹ ڈگری کے درجے شروع کرنے کے مسائل پر غور کرنے کے لئے مویشی بانی کی تعلیم کے تمام ڈائرکٹروں اور بیطاری کے کالجوں کے تمام پرنسپلوں پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کی گئی ہے جس کے کنوینر ڈائرکٹر سین مقرر ہوئے ہیں۔

طے ہوا۔ کہ بیطاری کے دو موجودہ کالجوں کو ترقی دیکر مشترکہ تعلیمی و تحقیقاتی اداروں کی شکل دی جائے۔ تاہم اس سے علیحدہ تحقیقاتی اداروں اور تحقیقات کے لئے علاقہ جاتی اسٹیشنوں کے قیام کی ضرورت اور اہمیت کم نہیں ہوئی۔

کونسل کی یہ رائے ہوئی کہ مرکزی حکومت کو جلد از جلد ڈیری کے علم کے متعلق دو سال کے پوسٹ گریجوایٹ کورس کے لئے ایک ڈیری انسٹی ٹیوٹ قائم کرنا چاہیئے۔ کونسل کی رائے کے مطابق گریجویٹوں اور ان سے کم درجوں والے افراد کو زراعتی یا مویشی بانی کے کالجوں ہی میں تربیت دینی چاہیئے۔

آخر میں طے ہوا کہ مویشی بانی کے متعلق پیشہ ور نگران جماعت کی حیثیت سے ایک کونسل قائم کی جائے۔ جو پاکستان میڈیکل کونسل کے طرز پر ہو۔

موسم سرما کا خاص تحفہ ہے

طیبہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۴۸۹ لاہور

کیا آپ نے قیمت اخبار

بذریعہ منی آرڈر بھجوا دی ہے اگر نہیں بھجوائی۔ تو مہربانی فرما کر اکتوبر ۱۹۵۰ء میں ختم ہونے والی قیمت اخبار بھجوا دیں اور وی۔پی کا انتظار نہ کریں۔ منی آرڈر کے ذریعہ قیمت بھجوانے میں آپ کو فائدہ ہے۔ (مینجر)

آڈیٹر کی ضرورت ہے

صدر انجمن احمدیہ پاکستان کو ایک ایسے آڈیٹر کی ضرورت ہے۔ جو صیغہ تعمیر کے حسابات کو اچھی طرح سمجھتا۔ اور اُسے آڈٹ کرنے کا تجربہ اور اہلیت رکھتا ہو۔ محکمہ پی۔ ڈبلیو۔ ڈی کے صیغۂ عمارات اور ٹھیکیداروں کے فارغ شدہ احمدی دوست کو ترجیح دی جائے گی۔ سلسلہ کی خدمت کے خواہشمند احمدی دوست جو اس کام کا تجربہ رکھتے ہوں۔ اپنی درخواستیں معہ نقول اسناد پتہ ذیل پر جلد از جلد بھجوا دیں۔ اور یہ بھی لکھیں کہ وہ کس قدر تنخواہ لیں گے۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ)

وارث اطلاع دیں!

میاں محمد الدین صاحب سب انسپکٹر پولیس سکنہ برنالہ تحصیل بھمبر ضلع میرپور کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ فوت ہو گئے ہیں۔ اُن کا کوئی وارث ہو۔ تو اُس کا پتہ دیا جائے۔ تاکہ ان سے مرحوم کے متعلق حالات معلوم کئے جائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ضروری اعلان

عہدیداران و احباب جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ

(۱) تمام خط و کتابت متعلقہ نظارت امور عامہ جب تک کوئی خاص وجہ نہ ہو۔ ناظر امور عامہ کے عہدہ پر جایا کرے۔

(۲) نظارت امور عامہ کی چٹھی کا جواب دیتے وقت نظارت کی اس چٹھی کا نمبر اور تاریخ ضرور لکھی جائے۔

(ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

حضرت امیر المومنین کا بیان = بقیہ صفحہ ۴

کمیونزم کے کہ وہ خود مزعومہ اصول کو پیش کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے مغربی اقوام کے ساز و سامان و طاقتیں انحطاط پر ہیں مگر روس روز افزوں ترقی پر ہے۔

مغربی اقوام جب تک اس نصیحت پر عمل پیرا نہ ہوں گی۔ اُن کا قدم تنزل کی طرف جاتا ہے گا مسلمانوں کا بھی یہی حشر ہوگا۔ اگر انہوں نے اسلام اور اُس کے زریں اصولوں کی اشاعت کا کام غیر مسلم ممالک میں اپنے ہاتھوں میں فوری طور پر نہ لیا۔ کیونکہ ان کا مستقبل اسی سے وابستہ ہے۔ وہ جو اس کار خیر میں حصہ نہیں لے سکتے۔ ان کے راستہ میں تو روک نہ بنیں جو اس کام کو کر سکتے ہیں اور کر رہے ہیں۔

بالآخر میں اس امر کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ بعض مسلمان خود تو اسلام اور اس کے بیش بہا اصولوں سے ناواقف ہیں۔ مگر یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ چند اور اصول جن کا پروپیگنڈہ اس زمانہ میں ہو رہا ہے۔ وہ اسلام کے اصول کے عین مطابق ہیں۔ ان کے اس رویہ سے اس فارسی قول کی تصدیق ہوتی ہے کہ "متفق شدہ اے من یار اسے شیخ" جس کو ایک نیم حکیم نے جو ہے آپکو حکیم ابو سینا کے پایہ کا سمجھتا تھا استعمال کیا اور کہا کہ میری رائے حکیم ابو سینا کی رائے سے متفق ہو گئی ہے۔ انسان کے خود ساختہ اصولوں کی بھی یہی حقیقت ہے خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے قانون اور اصول ہی مکمل اور بے عیب ہوتے ہیں جو تمام جسمانی اور روحانی بیماریوں کا علاج پیش کرتے ہیں۔ اسلام کو خود ساختہ اصولوں کے مقابلہ پر لانا پرلے درجے کی حماقت ہے۔

نظریات انسانی کو اسلام سے اسناد حاصل ہوتا ہے۔ اسلام کو ان نظریات کے ہم آہنگ بنانے کی کوشش کرنا صحیح طرز فکر نہیں ہے۔ بلکہ اسے کمزور سمجھ کر اس کی صفائی پیش کرنے کے مترادف ہے لیکن معذرت سے کوئی کام نہیں چلتا۔ کامیابی جب بھی ہوتی ہے۔ صحیح طرز فکر کے مطابق ہو نہ کہ ... معذرت و اعتراف کمزوری سے۔ اور یہی صحیح طرز فکر انسان کامل ہے۔ (المصلح کراچی ۲۷ ماہ ستمبر ۱۹۵۰ء)

تمام مردانہ پوشیدہ امراض کا

سو فیصدی کامیاب علاج کی گارنٹی کیلئے بمبئی کے مشہور پندرہ سالہ تجربہ کار ڈاکٹر حکیم محمد شفیع سہوترا سے مشورہ کریں۔ اگر آپ اپنی جوانی کو بالکل تباہ اور برباد کر چکے ہوں۔ ہوش آنے پر قسم قسم کے علاج کرا کر مایوس ہو چکے ہوں تو آپ بالکل نہ گھبرائیں۔ بلکہ زندگی کا صحیح لطف اُٹھانے کیلئے ڈاکٹر محمد شفیع صاحب سے ملاقات کریں خاص مردانہ کمزوری خواہ کسی وجہ سے بھی ہو گئی ہو کے علاوہ بواسیر کا علاج بھی ایک ہفتہ میں گارنٹی سے کیا جاتا ہے کے ایڈریس کا اچھی طرح سے خیال کریں

پتہ:۔ ڈاکٹر حکیم محمد شفیع سہوترا بمبئی دواخانہ رائل ہوٹل بلڈنگ پہلی منزل گنپت روڈ کے موڑ پر انارکلی لاہور

جو صاحب تشریف نہ لا سکتے ہوں۔ جواب کے لئے چھ پیسے کے ٹکٹ ارسال کریں۔

صبح ۸ بجے سے ۱ بجے تک شام ۲ بجے سے ۷ بجے تک

دونوں جہان میں فلاح پانے کی راہ

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

تریاق اطہرا: حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں۔ فی شیشی ۲/۸/۰ روپے۔ مکمل کورس پچیس ۲۵ روپے :۔ دواخانہ نور الدین جودھا مل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

("نیک کو کچھ غم نہیں گو ہے بڑا گرداب" بقیہ صفحہ ۵)

......

سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے
جو خبر دی وحیٔ حق نے اس سے دل بیتاب ہے

اور ان عذابوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنے عبد مختار و نذیر ربانی کو مخاطب کر کے فرمایا:-

"میں حیرت ناک کام دکھلاؤں گا۔ اور بس نہیں کروں گا جب تک کہ لوگ اپنی اصلاح نہ کریں اور جس طرح یوسفؑ نبی کے وقت میں ہوا سخت قحط پڑا یہاں تک کہ کھانے کے لئے درختوں کے پتے بھی نہ رہے اسی طرح ایک آفت کا سامنا ہوگا اور جیسا کہ یوسفؑ نے اناج کے ذخیروں سے لوگوں کی جان بچائی۔ اسی طرح جان بچانے کے لئے خدا نے اس جگہ بھی مجھے ایک روحانی غذا کا مہتمم بنایا ہے۔ جو شخص اس غذا کو سچے دل سے پورے وزن سے کھائیگا۔ میں یقین رکھتا ہوں یقیناً اس پر رحم کیا جائے گا۔" (اشتہار مورخہ ۱۲ بحوالہ تذکرہ ص۴۹۳)

اور فرمایا:-

"کئی نشان ایک دوسرے کے بعد ظاہر ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ انسان کی آنکھ کھلے گی اور حیرت زدہ ہو کر کہے گا کہ کیا ہوا چاہتا ہے۔ ہر ایک دن پہلے سے سخت اور بدتر آئے گا..... خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے۔ کیونکہ زمین والوں نے میری طرف سے منہ پھیر لیا ہے پس جب انسانی حکومت عدول حکمی سے ناراض ہو جاتی ہے تو ہولناک سزا دیتی ہے۔ پھر خدا کا غضب کیا ہوگا۔ پس توبہ کرو کہ دن نزدیک ہیں۔" (تذکرہ ص۴۹۳)

اور قرآن مجید میں بھی یہی سنت اللہ بیان کی گئی ہے کہ خدائے عزیز جو غضب میں دھیما ہے اور توبہ کرنے کے لئے بار بار مہلت دیتا ہے* اس کی گرفت آہستہ آہستہ اور وقفہ وقفہ کے بعد ہوتی ہے بلکہ سزا سے پہلے (وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا۔ یعنی ہم کسی بستی پر غیر معمولی عذاب نازل نہیں کرتے جب تک کہ ہم ان میں اتمام حجت کیلئے ایک رسول نہ بھیج دیں (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۱۵) اپنے نذیر کو بھیج کر لوگوں کو خطرہ سے آگاہ کرتا ہے۔ تا وہ بچ جائیں۔ اپنی اس عادتِ کریمہ کا تفصیلی ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ اعراف میں فرمایا ہے کہ فرعونیوں کو سزائیں مختلف طریقوں سے وقتاً فوقتاً دی گئیں پھر سزا پہلی سزا سے زیادہ سخت تھی۔ یہاں تک کہ جب انہوں نے پروا نہ کی فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِیْنَ (سورہ اعراف آیت ۱۳۶) یعنی پھر ہم نے انہیں سمندر میں غرق کر دیا کیونکہ انہوں نے نشانات کو جھٹلایا اور اس سے غفلت برتی۔ اب بھی ٹھیک اسی سنت کے مطابق ظہور میں آیا ہے اور آئندہ آئے گا۔ وقفہ وقفہ کے بعد کبھی اس جگہ کبھی اس جگہ غافل سوئی ہوئی دنیا کو جھنجوڑا جا رہا ہے:-

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔"

اس وقت میں جماعت احمدیہ کو خصوصیت سے مخاطب کرتا ہوں اور انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انذار اور تنبیہہ یاد دلاتا ہوں۔ اپنی جماعت کو مخاطب کر کے حضور فرماتے ہیں:-

"میں دیکھتا ہوں کہ ابھی تک ظاہری بیعت کرنے والے بہت ایسے ہیں کہ نیک ظنی کا مادہ بھی ہنوز ان میں کامل نہیں اور ایک کمزور بچہ کی طرح ہر ایک ابتلاء کے وقت ٹھوکر کھاتے ہیں اور بعض بدقسمت ایسے ہیں کہ شریر لوگوں کی باتوں سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں اور پھر بدگمانی کی طرف دوڑتے ہیں جیسا کہ کتا مردار کی طرف پس میں کیونکر کہوں کہ وہ حقیقی طور پر بیعت میں داخل ہیں۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۸۷)

پس اے احباب! اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے سامنے آنے والے ہولناک ایام میں جو اپنی شدت میں ایک دوسرے سے بڑھ کر ہوں گے خدا تعالیٰ کی آنکھ اپنی خاص حفاظت سے آپ کو نوازے تو پھر خارق عادت تبدیلی پیدا کرو اور دعوۃ و تبلیغ اور انذار و تبشیر کا حق پورا پورا ادا کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں وہ آنکھ دے جو دوربین ہے اور وہ دل دے جو اللہ تعالیٰ کی محبت اور عشق میں مخلوق کی ہمدردی میں گداز ہے۔ اَلَّذِیْنَ یُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَیَخْشَوْنَهٗ وَلَا یَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ وَكَفٰی بِاللّٰهِ حَسِیْبًا (سورۃ احزاب آیت ۳۹) جو اللہ کا پیغام پہنچاتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کشتی نوح میں فرماتے ہیں:-

"دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں۔ بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی ہے اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہان میں بیخ کنی کر جاتی ہے (۳) تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی پاتال تک نظر ہے۔ کیا تم اس کو دھوکا دے سکتے ہو پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ۔ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو تمہاری ساری روشنی کو دور کر دیگی۔" (کشتی نوح ص۱۱)

---

* اپنی اسی سنت کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ (سورہ سجدہ) یعنی ہم بڑی سزا سے پہلے چھوٹی سزائیں دیتے ہیں تاکہ وہ رجوع کریں۔

بین الاقوامی کشیدگی کی وجہ سے تعطل پیدا ہونے کا امکان

لنڈن ۷ ر اکتوبر۔ مغرب کے فوجی حلقے اب آئندہ سال کے وسط کو عالمی امن کیلئے بہت ہی خطرناک زمانہ تصور کر رہے ہیں۔ آثار ایسے ہیں کہ غالباً گرما میں جرمنی میں بین الاقوامی کشیدگی بحرانی نقطہ تک پہنچ جائے گی۔ ایسی صورت حال کی تیاری کیلئے مغرب کے دفاعی انتظامات مضبوط کئے جا رہے ہیں۔

نیویارک سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اوقیانوسی کونسل کے حالیہ اجلاس کا ایک بہت ہی اہم نتیجہ یہ فیصلہ ہے کہ آئندہ موسم گرما سے پہلے جرمنی میں معاہدہ اوقیانوس کی فوجی طاقت بیس ڈویژن کی کر دی جائے۔

بین الاقوامی صورتِ حال کے سابقہ اندازوں پر نظر ثانی کی گئی ہے۔ مؤثر مغربی دفاع مکمل کرنے کے لئے ۱۹۵۴ء کی جو تاریخ مقرر کی گئی تھی اس میں دو سال کی تخفیف کر کے اب اسے ۱۹۵۲ء میں متعین کر دیا گیا ہے۔

کہا گیا ہے کہ ۱۹۵۰ء کے وسط میں یورپ میں بڑے خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے برطانیہ فرانس اور امریکہ جرمنی میں مزید ۱۰ سے لے کر ۱۲ ڈویژن تک کی کمک بھیجیں گے۔

توقع ہے کہ آئندہ موسم بہار تک برطانیہ پہلے کئے ہوئے اعلان کے علاوہ ایک اور ڈویژن روانہ کریگا۔ فرانس کی جو فوج وہاں موجود ہے اس کے علاوہ وہ پانچ مزید ڈویژن روانہ کرے گا۔ امریکہ کو دعا میں حالات کے مطابق آئندہ گرما سے پہلے چار سے لے کر چھ ڈویژن تک جرمنی بھیجنے کی کوشش کرے گا۔ اس کے علاوہ بلجیم اور ہالینڈ اور غالباً کناڈا بھی فوجیں دیں گے۔

منصوبہ میں اب تک جرمن فوجیں رکھنے کی گنجائش نہیں ہے۔ فرانس مجموعی مغربی فوج میں جرمن سپاہیوں کی شرکت کے متعلق اب تک کوئی فیصلہ نہیں کر سکا ہے۔ لیکن امید ہے کہ اوقیانوسی دفاعی وزراء کا اس مہینہ کے آخر میں جو اجلاس ہونے والا ہے اس سے پہلے اس کے متعلق کوئی فیصلہ ہو چکا ہوگا۔ (اسٹار)

افغانستان کے رویہ کی مذمت

مکہ معظمہ۔ انجمن مسلمانانِ عالم کے زیر اہتمام ہزاروں حاجیوں نے زیر صدارت الحاج شیخ عبد الملک ایک قرارداد میں پاکستان سے افغانستان کے غیر دوستانہ اور معاندانہ رویہ کی مذمت کی ہے۔

ٹیلی ویژن والے طیاروں سے ایک نیا دور شروع ہو جائیگا

لنڈن ۷ ر اکتوبر۔ بی۔بی۔سی نے اس ہفتہ فضا سے زمین تک ٹیلی ویژن سے ایک منظر نشر کرنے کا تجربہ کیا جس سے ہزاروں آدمیوں کی اچھی تفریح ہوئی۔ یہ تجربہ دور رس فوجی نتائج کا بھی حامل ہو سکتا ہے۔ برطانوی فوج کے تینوں ارکان ان ہی اصولوں پر وسیع تجربے کرنے والے ہیں۔ برطانوی فضائیہ کے ایک اعلیٰ افسر نے جو اس تجربہ میں شریک ہوا تھا کہا کہ اب ٹیلی ویژن دفاع اور حملہ دونوں ہی کا ایک مؤثر حربہ ہے۔ اسے دشمن کے طیارہ کا پتہ لگانے اور بمباری کے حملوں کی ہدایت کرنے میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔"

وزارتِ فضائیہ کے ایک افسر نے کہا کہ اس کے ذریعہ فضا اور زمین کے تعاون کا ایک نیا دور شروع ہوگا۔ تکنیکی نقطہ نظر سے جنگ کے بعد سے فضائی دیکھ بھال کے سلسلہ میں یہ سب سے معرکہ آرا ترقی ہے۔"

بی۔بی۔سی کے نشریہ میں ٹیلی ویژن کا ایک متحرک ٹرانسمٹر ایک طیارہ میں لگا دیا گیا اور ٹیلی ویژن طیارہ پر جٹ لڑاکا طیاروں کے دستہ کی تصویریں کامیابی کے ساتھ نشر کی جا سکیں لنڈن کا فضائی منظر جس میں جانے پہچانے نشانات بہ آسانی دیکھے جا سکتے تھے بھی نشر کئے گئے (اسٹار)

گاڑیوں کی آمد و رفت

لاہور ۷ ر اکتوبر۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی گاڑیوں کی آمد و رفت کی حالت مزید بہتر ہو گئی ہے۔ آج سے لائلپور اور چوہڑکانہ کے درمیان گاڑیوں کی آمد و رفت شروع ہو گئی ہے۔ لائلپور۔ شاہدرہ سیکشن پر گاڑیاں چیچوکی ملیاں تک آنے جانے لگی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ قلعہ شیخوپورہ سانگلہ اور سانگلہ ہو کر وزیرآباد اور سیالکوٹ تک براہ راست آمد و رفت شروع ہو گئی ہے۔

وزیرآباد اور چونڈا کے درمیان چلنے والی گاڑیاں اب سیالکوٹ نارووال لائن پر پسرور تک آنے جانے لگی ہیں۔

عمان ۷ ر اکتوبر۔ یہاں معلوم ہوا ہے کہ بیت المقدس میں اقوام متحدہ کی امدادی ایجنسی کو بڑی مقدار میں سوت موصول ہوا ہے تاکہ اسے مقامی کپڑا بننے کے کارخانوں میں تقسیم کر دیا جائے اور پناہ گزین جاڑوں کا کپڑا تیار کرنے کا کام کر سکیں۔ (اسٹار)